رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیمت فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲	۲۰ صلح ۱۳۲۷ ہش	۸ ربیع الاول ۱۳۶۷ھ	۲۰ جنوری ۱۹۴۸ء	نمبر ۱۱

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۹ جنوری ۱۹۴۸ء:۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

—— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بوجہ نزلہ، کھانسی سردرد اور کمر درد ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

—— بیگم حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم کی طبیعت چند دنوں سے علیل ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرماویں:۔

امن کونسل کی قائم کردہ کمیٹی حالات کا جائزہ لینے کشمیر آرہی ہے

ترکیہ کے نوجوان پاکستان کی ہر ممکن خدمت کے لئے تیار ہیں!

پاکستان کا نمائندہ وفد دہلی جا رہا ہے

کراچی میں ورلڈ مسلم کانفرنس کے انعقاد کی تجویز

کراچی ۱۹ جنوری۔ ورلڈ مسلم ایسوسی ایشن کی طرف سے مارچ ۱۹۴۸ء میں ورلڈ مسلم کانفرنس منعقد کی جا رہی ہے۔ نمائندہ مسلم جماعتوں کو اور تمام اسلامی ممالک کے لیڈروں کو آج کل دعوت [illegible] ارسال کئے جا رہے ہیں۔ بیرونی ممالک سے شامل ہونے والے تمام نمائندے کانفرنس کے بعد پاکستان کے تمام صوبوں اور ریاستوں کا دورہ کریں گے۔ نیز انہیں قبائلی علاقہ بھی دکھایا جائے گا۔ اس کانفرنس کے کنوینر مسٹر اقبال شیدائی نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے کو بتایا۔ کہ ایسوسی ایشن کا مقصد تمام دنیا کے اسلامی ممالک اور پاکستان کے درمیان اقتصادی اور تمدنی رابطہ پیدا کرنا ہے۔ ا۔پ

پاکستان کے نمائندے دہلی جا رہے ہیں

نئی دہلی ۱۹ جنوری:۔ سٹرلنگ قرضے کے بارے میں آج کل برطانوی اور ہندوستانی نمائندوں کے درمیان جو گفت و شنید دہلی میں ہو رہی ہے۔ اس میں حصہ لینے کے لئے امید ہے پاکستان کے نمائندے کل دہلی پہنچ جائیں گے۔ (ر۔پ)

پٹھان اپنی شکائیت میں حق بجانب ہیں

راولپنڈی ۱۹ جنوری:۔ پاکستان کے وزیر اعظم خان لیاقت علیخان نے سرائے عالمگیر میں اتوار کے روز تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ پٹھانوں کی یہ شکائیت بالکل بجا ہے۔ کہ پاکستان کی حکومت کشمیریوں سے بیرخی برت رہی ہے لیکن ہم جنگ نہیں چاہتے۔ کیونکہ ہم باہمی رضامندی اور مفاہمت سے معاملات کو طے کرنے کے خواہشمند ہیں۔ آپ نے مزید کہا۔ اگر ہندوستان اور پاکستان کے درمیان بدقسمتی سے جنگ چھڑ گئی۔ تو اس کا نتیجہ دونوں کے لئے تباہی و بربادی ہوگا۔ اس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہ ہندوستان نے تقسیم کو دل سے منظور نہیں کیا۔ اور اب وہ پاکستان کو ناکام بنانے پر تلا ہوا ہے آپ نے کہا۔ کہ جب تک ایک مسلمان بھی زندہ ہے، پاکستان کو کوئی [illegible] تباہ نہیں کر سکتا ا۔پ

باہمی غلط فہمیاں دور کرنے کیلئے ایک مشترکہ بورڈ قائم کیا جائے

کلکتہ ۱۹ جنوری:۔ گاندھی جی کے برت کے ختم ہو جانے پر اظہار خیال کرتے ہوئے۔ مسٹر ایچ۔ ایس سہروردی نے ایک مشترکہ بورڈ کے قیام کی تجویز پیش کی۔ آپ نے کہا اس بورڈ میں دونوں حکومتوں کے مقتدر نمائندے شریک ہوں۔ اور اس طرح جو غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ ان کو باہمی گفت و شنید سے دور کریں۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ گاندھی یہ چاہتے ہیں، کہ دونوں ڈومینینز آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں:۔ (ر۔پ)

امن کونسل کی طرف سے ”گڈ آفیسز“ کمیٹی کا قیام عمل میں لایا جائیگا

جو خود کشمیر پہنچ کر حالات کا جائزہ لے گی

نیویارک ۱۹ جنوری:۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس وقت راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں جن جن تجاویز پر غور کیا جا رہا ہے۔ اگر وہ پاس ہو گئیں۔ تو اقوام متحدہ کی ”گڈ آفیسرز کمیٹی“ عنقریب کشمیر بھیجی جائے گی۔ یہ کمیٹی نوعیت کے اعتبار سے بالکل اسی قسم کی کمیٹی ہو گی۔ جیسے حال ہی میں انڈونیشیا کا معاملہ سلجھانے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ امن کونسل کے صدر نے مسٹر آئنگر اور سر محمد ظفر اللہ خان سے غیر رسمی گفتگو کے دوران میں اس قسم کی کمیٹی کے قیام کے بارے میں تذکرہ کیا تھا۔ خیال ہے۔ کہ دونوں اس امر پر متفق ہیں کہ ایک ایسی کمیٹی مقرر کی جائے۔

جو فوری طور پر کشمیر پہنچکر حالات کا خود جائزہ لے یہ کمیٹی تین افراد پر مشتمل ہو گی۔ ایک ممبر ہندوستان نامزد کرے گا۔ اور ایک پاکستان تیسرا ممبر امن کونسل کے صدر کی طرف سے اس شرط پر نامزد کیا جائے گا۔ کہ دونوں اس کے انتخاب پر مطمئن ہوں۔

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ امن کونسل کے صدر کی طرف سے کمیٹی کے قیام کی تجویز اس لئے پیش کی گئی تھی۔ کہ دونوں حکومتوں کے نمائندے کسی فیصلہ کن سمجھوتے پر پہنچنے میں ناکام رہے تھے۔ آج دونوں نمائندوں نے کمیٹی کے قیام کے بارے میں اپنی اپنی حکومتوں سے مشورہ کرکے ساڑھے نو بجے (۱۱)

(باقی دیکھو صفحہ ۲)

ترکیہ کے باشندے پاکستان کے قیام پر خوشی سے پھولے نہیں سماتے

مشہور ترکی اخبار نویسین کے قابل قدر جذبات

لاہور ۱۹ جنوری:۔ ترکی جرنلسٹ مسٹر فاروق فائق عنبکہ نے جو ترکیہ کے مشہور اخبار ”وطن“ کے نامہ نگار ہیں۔ کل یہاں اخبار نویسوں کے درمیان تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ترکیہ کے باشندے پاکستان کی شکل میں ایک نئی اسلامی مملکت کے قیام پر خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔ اور اس کی ترقی کے دل سے خواہاں ہیں۔ آپ نے دلی تکلیف کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کہ ابتدا میں ہی اس حکومت کو ایک بہت بڑی آزمائش سے دوچار ہونا پڑا۔ جو وسیع پیمانے پر ہجرت کی شکل میں نمودار ہوئی۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ یقین رکھئے۔ کہ مسلمانان ہندوستان گذشتہ زمانہ میں جو امداد اور ہمدردی ترکیہ کے ساتھ کرتے رہے ہیں۔ اس کی یاد سے دلوں میں بہت قدر ہے۔ چنانچہ وہاں کے نوجوان بھی اس نئی اسلامی حکومت کی ہر ممکن امداد کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ نیز بتایا کہ پاکستان سے اور زیادہ قریبی تعلقات پیدا کرنے کے لئے ترکیہ کی حکومت اپنے ایک نامور شخص کو پاکستان میں اپنا سفیر بنا کر بھیج رہی ہے۔ نیز پانچ مشہور اخبار نویسوں پر مشتمل ایک وفد بھی عنقریب یہاں آنے والا ہے۔ جو یہاں کے حالات کا مطالعہ کرے گا۔ اور واپس جا کر وہاں کے عوام کو خوشخبری دے گا۔ کہ پاکستانی مسلمانوں کے دل بھی [illegible]

(باقی دیکھو صفحہ [illegible])

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

پرنٹر پبلشر عبد الحمید بی۔ اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر [illegible]

پاکستان کا کوئی فوجی کشمیر میں نہیں لڑ رہا

امن کونسل میں سر محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر

لیک سکسیس ۱۸ جنوری:- چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان وزیر امور خارجہ پاکستان نے کل پھر امن کونسل میں تقریر کی۔ آپ کی یہ تقریر جو مسٹر آئنگر کے عائد کردہ الزامات کے جوابات میں تھی۔ دو گھنٹہ پچیس منٹ تک جاری رہی۔ اس الزام کا جواب دیتے ہوئے کہ پاکستانی افواج کشمیر میں لڑ رہی ہیں۔ آپ نے ایک برطانوی فوجی آفیسر کی طرف سے شائع شدہ اعلان پڑھ کر سنایا جس میں بتایا گیا تھا۔ کہ پاکستان کا کوئی فوجی کشمیر میں نہیں لڑ رہا۔ اور اسی طرح پاکستان کی طرف سے قبائلیوں کو یا کسی اور کو کسی قسم کے ہتھیار مہیا نہیں کئے گئے۔ اسی افسر نے اس بات کی بھی پرزور تردید کی ہے کہ ہو بھی سکتا ہے کہ پاکستان افواج کا کوئی سپاہی ہتھیار سمیت فوج سے فرار ہوا ہو۔

نیز آپ نے فرمایا کہ حکومت ہندوستان کو یہ بخوبی علم ہے کہ فوجی ذخائر کی تقسیم کے بعد جو حصہ ہمارے پاکستان کو ملنا تھا۔ وہ ابھی تک ہمیں نہیں ملا۔ جب ہمیں ہمارا حصہ ہی نہیں ملا۔ تو ہم کیونکر کسی کو اسلحہ مہیا کر سکتے ہیں۔ اس حال میں کہ ہمارا حصہ ہمیں دیا نہیں پھر ہم پر اسلحہ مہیا کرنے کا الزام لگانا زخموں پر نمک چھڑکنے کے مترادف ہے۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ کشمیر میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ اس طریق کار اور سلسلے کا ایک حصہ ہے۔ جو مشرقی پنجاب میں اپنی انتہا کو پہنچکر دنیا کے سامنے آیا کشمیر کے واقعات کو اس سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ جب ہم کسی صورت حال کا جائزہ لیتے ہیں۔ تو ہمارے لئے ضروری ہوتا ہے کہ ہم اس کے پس منظر کو پیش نظر رکھ کر جائزہ لیں۔ اسی طرح انسانوں پر بعض واقعات کا جو بھی رد عمل ہو سکتا ہے۔ ان کو جانچنے اور سمجھنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ پہلے ان واقعات کو بھی جانچا اور سمجھا جائے جن کا وہ رد عمل ہے۔ آپ نے مزید کہا باقی دیکھو صفحہ ۔

مسجدوں کو فوراً خالی کر دیا جائے

نئی دہلی ۱۹ جنوری:- مرکزی امن کمیٹی نے ڈاکٹر راجندر پرشاد کی صدارت میں ان پناہ گزینوں جنہوں نے مسجدوں پر قبضہ کر رکھا ہے۔ اپیل کی ہے۔ کہ وہ مذہبی مقامات کا احترام کرتے ہوئے مسجدوں کو خالی کر دیں۔ اور فوراً ان مکانوں میں چلے جائیں۔ کہ جہاں ان کے ٹھہرنے کے واسطے اب انتظام کیا گیا ہے۔ نیز اپیل میں کہا گیا ہے۔ کہ گاندھی جی ہندو مسلم اور سکھ اتحاد کے سب سے بڑے علمبردار ہیں باہمی اتحاد پیدا کرنے کی خاطر انہوں نے اپنی جان کی پرواہ نہیں کی۔

پانچ دن کے فاقے کے بعد گاندھی جی نے برت توڑ دیا

قیام امن کا یقین دلایا گیا

نئی دہلی ۱۹ جنوری:- کل دن کے ساڑھے بارہ بجے گاندھی جی نے ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں کی طرف سے قیام امن کے سلسلے میں تحریری عہدنامہ موصول ہونے پر مرن برت توڑ دیا۔ یہ مرن برت کل ایک سو اکیس گھنٹے تیس منٹ تک جاری رہا۔

کہا جاتا ہے ڈاکٹر راجندر پرشاد صدر آل انڈیا نیشنل کانگرس کی کوششوں کے نتیجے میں ایک مرکزی امن کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس کمیٹی کے ساٹھ ممبران نے جن میں ہندو سکھ اور مسلمان سب شامل تھے۔ تحریری طور پر گاندھی جی کو یقین دلایا۔ کہ ان کے ساتوں مطالبات پورے کئے جائیں گے۔ اور آئندہ سے مسلمان بلاخوف و خطر زندگی بسر کر سکیں گے۔ نیز یہ پرامن فضا پولیس یا فوج کی مدد سے نہیں۔ بلکہ خود اپنی ذاتی کوششوں کے نتیجہ میں پیدا کی جائے گی۔ اب مرکزی کمیٹی نے امن قائم کرنے اور گاندھی جی کے ساتوں مطالبات کو پورا کرنے کے سلسلے میں مختلف سب کمیٹیاں مقرر کر دی ہیں۔ جو اپنی زبردست ذمہ داریوں کو جلد سے جلد ادا کرنے میں فوری اقدامات سے کام لیں گی۔

گاندھی جی نے اتوار کی شام کو پراتھنائی اجتماع کے نام ایک پیغام ارسال کیا۔ جس میں کہا کہ اگر باہمی امن و اتحاد کا یہ عہد جو آج باندھا گیا ہے۔ پورا ہو گیا۔ تو خدا کے حضور میری یہ دعا اور خواہش پہلے سے زیادہ شدت اختیار کر جائے گی۔ کہ خدا میری عمر کو اتنا دراز کرے۔ کہ میں مخلوق خدا کی خدمت کے لئے زیادہ سے زیادہ عرصے تک زندہ رہ سکوں۔ کہ جتنا ایک انسان کے لئے ممکن ہو سکتا ہے۔ آپ نے کہا۔ یہ عرصہ بعض کے نزدیک ۱۲۵ سال ہے اور بعض کے نزدیک ۱۳۳ سال (ا۔پ)

گاندھی جی پاکستان تشریف لائیں گے؟

نئی دہلی ۱۹ جنوری۔ اس بات کا احتمال ہے کہ شاید اب گاندھی جی دہلی کو کچھ عرصہ کے لئے خیرباد کہہ کر پاکستان تشریف لے آئیں برت توڑنے سے پہلے آپ نے مرکزی امن کمیٹی کے ممبران کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ دہلی میں امن قائم ہو جانے کے بعد ہو سکتا ہے میں پاکستان جا کر وہاں کے باشندوں پر واضح کروں۔ کہ جس طرح ہندوستان صرف ہندوؤں سکھوں کے لئے نہیں ہے۔ اسی طرح پاکستان کی سرزمین بھی صرف مسلمانوں کے ساتھ مخصوص نہیں ہونی چاہیے

اسلامیات پر ریسرچ کے سلسلے میں نئے اداروں کا قیام عمل میں لایا جائے گا

مغربی پنجاب اسمبلی میں وزیر تعلیم کی اہم تصریحات

لاہور ۱۹ جنوری: آج مغربی پنجاب اسمبلی میں بیگم سلمیٰ تصدق حسین نے مردوں کو ملزم گردانتے ہوئے فرمایا۔ کہ عورتوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف سے آنکھیں بند کی جاتی ہیں نیز زور دیا۔ کہ عورتوں کے جائز حقوق دینے ہی پڑیں گے۔ تعلیمی اخراجات پر بحث کے دوران میں آپ نے فرمایا۔ کہ حصول پاکستان کی جنگ میں عورتیں مردوں کے دوش بدوش لڑتی رہی ہیں۔ لیکن اب جب کہ نئی حکومت کے قیام کے بعد فائدہ حاصل کرنے اور محنت کا پھل پانے کا زمانہ آیا ہے۔ تو عورتوں کے ساتھ مساویانہ سلوک نہیں کیا جا رہا۔ تعلیم کے بارے میں بہت سی ناانصافیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے مطالبہ کیا۔ کہ تعلیم کے لئے جتنی رقم منظور کی گئی ہے اس کا ایک تہائی حصہ عورتوں کے لئے مخصوص کر دیا جائے۔ نیز آپ نے مطالبہ کیا۔ کہ عورتوں کی ایک مشاورتی کمیٹی مقرر کی جائے۔ جو عورتوں میں تعلیم کے بارے میں وزارت تعلیم کو تجاویز پیش کرے آپ نے ایک ممبر کے اس ریمارک پر کہ پڑھی لکھی عورتیں بناؤ سنگھار میں ضرورت سے زیادہ وقت صرف کرتی ہیں سخت احتجاج کیا۔

بعض ممبران کی طرف سے مطالبہ کیا گیا کہ آئندہ سے ذریعہ تعلیم اردو بنایا جائے۔ نیز ٹیکنیکل اور صنعتی تعلیم کے علاوہ طالب علموں کی فوجی تربیت کا بھی خاص انتظام کیا جائے نیز اسلامی سنت کو بروئے کار لایا جائے کہ سکول اور کالجوں میں صرف کلرک ہی پیدا نہ کئے جائیں۔ بلکہ طلباء کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ قوم کے تعمیری کاموں میں حصہ لے سکیں۔

شیخ کرامت علی صاحب وزیر تعلیم نے ہاؤس کو یقین دلایا۔ کہ وزارت تعلیم کو اپنی ذمہ داریوں کا پورا پورا احساس ہے۔ نیز آپ نے بتایا کہ آئندہ ذریعہ تعلیم اردو کو ہی بنایا جائے گا۔ اور یہ کہ ایسے اداروں کا قیام بھی عمل میں لایا جائے گا۔ جنہیں خاص اسلام اور اس سے متعلق امور پر تحقیق کی جائیگی قومی تربیت کا انتظام بھی کیا جائے گا۔ اور تعلیم کو ملک بھر میں عام کرنے کے سلسلے میں بھی مناسب اقدامات ہی کئے جائیں گے آپ نے بیگم تصدق حسین صاحبہ کو بھی یقین دلایا کہ عورتوں کی تعلیم کو ہرگز نظرانداز نہیں کیا جائیگا۔ یہ کہ تمام کا ایک تہائی عورتوں کے لئے مخصوص کر دیا جائے۔ ناممکن ہے

کشمیر اور امن کونسل

بقیہ صفحہ اول:- ہو کانفرنس میں شامل ہونا تھا یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ کمیٹی کے کام اور اختیارات کے بارے میں پارٹیوں کے درمیان ابھی اختلاف ہے اگر آج دونوں پارٹیاں کمیٹی کے اختیارات کے بارے میں متفق ہو گئیں۔ تو منگل کو منعقد ہونے والے اجلاس میں امن کونسل کمیٹی کے قیام کا فیصلہ کر لے گی۔ اور جلد سے جلد کمیٹی کو کشمیر روانہ کر دیا جائے گا۔ جو صحیح صحیح حالات کا جائزہ لے گی۔ (رائٹر)

ترکیہ اور پاکستان کے تعلقات

بقیہ صفحہ اول:- محبت سے لبریز ہیں۔ آخر میں آپ نے خواہش ظاہر کی۔ کہ یہاں کے اخبار نویس بھی اپنا ایک وفد ترکیہ میں بھیجیں۔ تا وہ بھی اس محبت کا اندازہ لگا سکیں۔ جو وہاں کے لوگوں کو پاکستان کے مسلمانوں سے ہے۔ (اورینٹ پ)

زیر حراست افراد کا باہم تبادلہ التوا میں پڑ گیا

لاہور ۱۹ جنوری:- ایک سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے۔ کہ مشرقی اور مغربی پنجاب کے درمیان زیر حراست افراد کا تبادلہ عارضی طور پر اس لئے التواء میں پڑ گیا ہے۔ کہ حکومت مشرقی پنجاب نے ان قیدیوں کے تبادلے کا ذمہ لینے سے انکار کر دیا تھا۔ جو ریاستوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

یاد رہے۔ کہ دونوں حکومتوں کے نمائندوں کی ایک میٹنگ ۱۴ اور ۱۵ جنوری کو لاہور میں منعقد ہوئی تھی۔ جس میں قرار پایا تھا۔ کہ قیدیوں اور زیر حراست افراد کا باہم تبادلہ ۱۹ جنوری ۱۹۴۸ء سے شروع ہو جائیگا (ا۔پ)

پاکستان میں کوئلہ آنا شروع ہو گیا

نئی گاڑیوں کے اجراء کی امید

[illegible] معلوم ہوا ہے۔ کہ کوئلہ ہندوستان سے پاکستان میں ۹ ویگن روزانہ کے حساب سے آنا شروع ہو گیا ہے۔ پاکستان ریلوے کو کوئلہ کا روزانہ خرچ اندازاً ۱۴۰ ویگن ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ اگر ہندوستان سے اسی طرح کوئلہ آتا رہا تو امید ہے۔ کہ فروری کے آخر تک بعض گاڑیاں جو کوئلے کی کمی کی وجہ سے بند کر دی گئی تھیں۔ پھر جاری ہو جائیں گی۔ (ا۔پ)

روزنامہ الفضل لاہور
۲۰ جنوری ۱۹۴۸ء

انڈین یونین اور ایران

ہندوستانی سفارت نے ایک ہزار لفظ کا ایک نوٹ ایران کو دیا ہے۔ جس میں شکایت کی گئی ہے۔ کہ بعض ایرانی اخبارات ہندوستان کے متعلق غلط خبریں شائع کر کے ہندوستان کے خلاف لوگوں کو بھڑکا رہے ہیں۔ جس سے ایران کے ساتھ اس کے تعلقات خراب ہو جائینگے اس بیان میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان ایران کے ساتھ دوستی کا خواہشمند ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آئینی دستور میں ہندوستانی مسلمانوں کو آزادی حاصل ہے۔ ساڑھے تین کروڑ ہندوستانی مسلمانوں کی جن میں تقریباً ایک لاکھ ایرانی بھی شامل ہیں حفاظت کی جاتی ہے۔ پھر یہ بتایا گیا ہے۔ کہ جو فرقہ وارانہ فسادات ہوئے ہیں۔ اس کی تمام تر ذمہ داری مسٹر جناح اور مسلم لیگ پر عائد ہوتی ہے۔ جنہوں نے پروپیگنڈہ کر کے مسلمانوں کو اکسا کر اور برطانوی رائے کو متاثر کر کے ہندوستان کو تقسیم کرا لیا ہے اور ابھی وہ اپنے اس عزم میں مصر ہیں۔ بیان میں یہ سوال کیا گیا ہے۔ کہ اگر ایران میں اسی قسم کے طریقوں سے ایران کو اس بہانہ سے تقسیم کرا لیا جائے۔ کہ اس میں مختلف مذاہب کے لوگ رہتے ہیں۔ تو ایرانی کیا ردعمل دکھائیں گے؟ اس کے بعد بیان مذکور میں ان مظالم کا شمار کیا گیا ہے۔ جو پاکستان میں ہندوؤں اور سکھوں پر توڑے گئے ہیں۔

ایران کے ساتھ ہندوستان کے دوستانہ تعلقات جتنے بھی گہرے ہوں ہمارے لئے باعث صد خوشی و مسرت ہیں۔ لیکن ہمیں ناامیدی ہے۔ کہ اس قسم کا بیان جس میں حقائق بیانی سے کلی طور پر اجتناب کیا گیا ہے ایرانیوں کے دل سے ان خدشات کو دور کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ جو پیدا ہو گئے ہیں۔ موجودہ حالات میں یہ سمجھنا کہ ایرانی ہندوستان کے حقیقی حالات سے ناواقف ہیں۔ اور بعض ایرانی اخبارات وہاں ہندوستان کے برخلاف غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں انتہا درجہ کی سادگی ہی نہیں بلکہ صریحاً اپنے آپ کو فریب دینے کے مترادف ہے۔ ایران اب کوئی ایسا ملک نہیں جو دنیا سے بالکل منقطع ہو۔ اور جہاں وہ تمام سچے حالات نہ پہنچ سکتے ہوں جن میں سے ہندوستان اس وقت گزر رہا ہے۔ کیا ہندوستانی سفارت کا یہ خیال ہے۔ کہ ایرانیوں کو یہ معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ ہندوستانیوں نے ہندی کو کیوں ملکی زبان قرار دیا ہے۔ اور اردو کو کیوں نکال باہر کیا ہے۔ کیا وہ اتنا بھی نہیں سمجھ سکتے۔ کہ چونکہ اردو میں عربی اور فارسی کے الفاظ ہیں۔ اس لئے وہ مردود سمجھی گئی ہے کیا ان کا خیال ہے کہ وہاں سردار پٹیل کی تقریریں نہیں پہنچ سکتیں یا ان کو یہ معلوم نہیں ہو سکتا، کہ گاندھی جی نے مرن برت کیوں رکھا۔ کیا سفارت کا خیال ہے کہ ایرانی بالکل بچے ہیں۔ جو اس بیان سے بہل جائیں گے۔ یہ بیان تو اسی قسم کا ہے۔ جس طرح ایک ماں بچے کو بہلانے کے لئے بے معنی فقرے استعمال کیا کرتی ہے۔ اس لئے ہمیں افسوس ہے کہ ہندوستانی سفارت نے ایران سے دوستانہ تعلقات بڑھانے کے لئے اور ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے جو ایران ہی میں نہیں بلکہ تمام اسلامی دنیا میں ہندوستانی حکومت کے خلاف پھیلی ہوئی ہیں۔ اس بیان سے کوئی مفید قدم نہیں اٹھایا۔ بلکہ ہمیں ڈر ہے کہ جو طرز اس بیان میں اختیار کی گئی ہے۔ وہ ان تلخیوں کو زیادہ تقویت دینے والی ثابت ہو گی۔ جو تمام دنیا کے مسلمانوں کے دلوں میں پیدا ہو گئی ہوئی ہیں۔ وہ یقیناً اس بات سے غضب ناک ہوں گے۔ کہ ان کو بے وقوف بنایا جا رہا ہے۔ غلط پروپیگنڈا سے ان ممالک کو متاثر کرنے کا وقت یقیناً گزر چکا ہوا ہے۔ اب دنیا کا کوئی بھی ایسا ملک نہیں ہے۔ جو تقسیم ہندوستان کی حقیقی وجوہات سے ناواقف ہو۔

بہرحال ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ ہندوستانی حکومت نے ایران کے دل سے خدشات دور کرنے کی ضرورت کو محسوس کیا ہے۔ خواہ یہ کوشش کتنی ہی غلط طریقہ سے کی گئی ہے۔ لیکن اس سے ضرور یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ ہندوستانی حکومت محسوس کرتی ہے۔ کہ وہ ایشیائی ممالک سے الگ تھلگ رہ کر زندہ نہیں رہ سکتی۔ یہ احساس یقیناً مبارک ہے۔ اور آج اگر وہ ان ممالک کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے عذر تلاش کر رہی ہے۔ گو وہ کتنے ہی عذر بدتر از گناہ کیوں نہ ہوں اس سے یقیناً یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ کسی دن وہ ضرور ایسا لائحہ عمل اختیار کرے گی۔ جو انصاف اور صداقت پر مبنی ہو گا وہ ضرور اپنی غلطیوں کو درست کرنے کی طرف راغب ہو گی۔ اور ضرور اپنے دامن کو صحیح معنوں میں ان آلائشوں سے پاک و صاف کریگی جن آلائشوں کو اب وہ محض الفاظ کے پردے میں ڈھانپنے کی کوشش کر رہی ہے اس کو ایک دن ضرور ماننا پڑے گا۔ کہ محض چکر دار الفاظ حقیقت کو نہیں چھپا سکتے۔ ایسے بیانوں کو پُر اثر بنانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان کے پیچھے صداقت کی طاقت بھی ہو۔ مگر ان بیانات میں سب سے بڑی غلطی کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ فرقہ وارانہ فسادات کی تمام ذمہ داری قائداعظم مسٹر جناح اور مسلم لیگ پر ڈالی گئی ہے۔ اور اس کی بنیاد اس امر پر رکھی گئی ہے۔ کہ پاکستان بنا لیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہندوستانی حکومت ابھی تک پاکستان کے خلاف اپنا پروپیگنڈا جاری رکھنے پر مصر ہے۔ اور وہ دوسرے اسلامی ممالک کو اس سے بدظن کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہے حالانکہ اس وقت بہتر سیاسی احساس کا تقاضا یہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ ایک بات جو رضامندی سے طے ہو چکی ہے۔ اس کو تسلیم کر لیا جاتا۔ اور گڑے مردے اکھاڑنے کی کوشش نہ کی جاتی اور پاکستان جو ایک حقیقت بن چکا ہے اس کو حقیقت تصور کیا جاتا۔ اور اس بات کو مدنظر رکھا جاتا۔ کہ خواہ پاکستان کتنا ہی بعض عناصر کے خلاف مرضی معرض وجود میں آیا ہو۔ اب وہ ایک سب سے بڑی اسلامی حکومت ہے۔ اور ہندوستان کے قریب ترین ہونے کی وجہ سے اسلامی دنیا توقع رکھتی ہے کہ ہندوستان دوسرے اسلامی ممالک سے دوستانہ تعلقات بڑھانے سے پہلے اس حکومت سے اپنے معاملات درست کرے۔

لیکن افسوس ہے کہ اس بیان کی بنیاد پاکستان کے ساتھ دشمنی کے اظہار پر رکھی گئی ہے۔ اگر ہندوستانی حکومت موجودہ صورت حال میں باقی اسلامی دنیا سے دوستانہ تعلقات استوار کرنے کی خواہشمند ہے تو اس کو چاہیئے۔ کہ وہ سب سے پہلے پاکستان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھائے۔ اور اس کے علی الرغم دوسرے اسلامی ممالک میں اپنی ساکھ بٹھانے کی غلط پالیسی کو ترک کر دے۔ ہمیں امید تھی کہ مسلم لیگ کی مخالفت میں کانگرس کے پورا زور لگانے پر بھی ناکامیوں کے تجربہ کے بعد ایسی کوششیں ترک کر دی جائینگی۔ لیکن ابھی تک یہ احساس بیدار ہوتا ہوا نظر نہیں آتا۔ اور ہندوستانی یونین کانگرس کی اس غلط پالیسی پر کاربند چلی جا رہی ہے۔ کانگرس نے مسلم لیگ کی جو مخالفت کی۔ وہ اس لحاظ سے شاید حق بجانب سمجھی جائے۔ کہ یہ ٹکراؤ نظریاتی اختلافات کی وجہ سے تھا۔ لیکن اب جبکہ انڈین یونین ایک حکومت بن چکی ہے۔ اس کے لئے واجب نہیں۔ کہ وہ ایک برابر کی حکومت کے خلاف ایسی ذہنیت کا مظاہرہ کرے جب تک پاکستان معرض وجود میں نہیں آیا تھا۔ تو مسلمانوں کو اس نظریہ کے خلاف اکسانا قابل معافی ہی نہیں۔ بلکہ کانگرس کے جمہوری اصولوں کے پیش نظر ہر طرح سے جائز تھا۔ اگرچہ اس صورت میں بھی جو ناجائز طریقے استعمال کئے گئے تھے وہ کسی طرح مستحسن نہیں تھے۔ لیکن موجودہ صورت میں تو پاکستان کے خلاف خاص کر اسلامی ممالک میں پروپیگنڈہ کرنا نہ صرف یہ کہ پاکستان کے خلاف معاندانہ اقدام ہے۔ بلکہ خود اپنی ناعاقبت اندیشی کا کھلا کھلا ثبوت مہیا کرنا ہے کیونکہ ایسی باتیں پاکستان ہی میں نہیں بلکہ یقیناً تمام اسلامی دنیا میں ہندوستان کے خلاف رائے عامہ پیدا کر دیں گی۔

اس لئے اگر ہندوستانی یونین ایشیائی خاص کر اسلامی ممالک میں اپنا رسوخ قائم کرنا چاہتی ہے۔ تو اس کو چاہیئے۔ کہ اپنے قریب ترین ہمسایہ اسلامی ملک پاکستان کے ساتھ اپنی نیک نیتی اور رواداری کی مثال قائم کرے

تقسیم ہندوستان خواہ بعض افراد کے دلوں پر کتنی ہی گراں ہو۔ اب ہندوستان اور پاکستان دونوں نو آبادیوں کا فائدہ اسی میں ہے کہ جو کچھ ہو چکا ہے۔ اس کو ایک حقیقت تسلیم کر لیا جائے۔ اور تقسیم سے پہلے کے تمام اختلافات کو بالکل فراموش کر دیا جائے۔ اور نئے حالات کے مطابق اپنے باہمی تعلقات کی تشکیل کی جائے۔ پہلے کانگرس اور مسلم لیگ کا جو باہمی تنازعہ تھا وہ ختم ہو جانا چاہیئے۔ اور پہلے جو نظریاتی جنگ ان میں جاری تھی۔ وہ ان نئے حالات میں جاری نہیں رہنی چاہیئے۔ اس نظریاتی جنگ کا خاتمہ تقسیم سے خود بخود ہو چکا ہے اب انڈین یونین اور پاکستان دو جدا جدا ملک بن گئے ہیں۔ اس لئے ان کے تعلقات کا تعین اب ملکی سطح پر ہونا چاہیئے۔ اور کسی نو آبادی کو اپنے نظریات دوسرے پر جبراً ٹھونسنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ خاص کر انڈین یونین کی طرف سے اب کوئی ایسی کوشش کہ دونوں ملک پھر ایک بن جائیں نہ صرف تضیع اوقات ہے۔ بلکہ سخت خطرناک بھی ہے۔ اگر وہ اس خیال کو پرورش کرے گی۔ تو یقیناً دونوں نو آبادیوں کے تعلقات میں زیادہ سے زیادہ الجھنیں پیدا ہوتی چلی جائیں گی۔ اور دونوں ملک برباد ہو جائیں گے۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو۔

ہماری ترقی قرآن پاک کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ وابستہ ہے۔ (سر ظفر اللہ خان)

جناب سر محمد ظفر اللہ خان صاحب وزیر خارجہ پاکستان برما کے "جشن آزادی" میں شمولیت کی غرض سے رنگون تشریف لے گئے۔ اور ۳ جنوری سے ۱۶ جنوری تک قیام فرما کر ۱۷ جنوری کو واپس کراچی تشریف لے آئے۔ اس مختصر عرصہ میں بہت سی پارٹیاں آپ کے اعزاز میں دی گئیں۔ اور کئی ایک جلسے بھی منعقد کئے گئے جن کی مختصر کارروائی مقامی اخباروں میں شائع شدہ رپورٹوں کے مطابق ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔

حکومت پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ۳ جنوری کو ایک بجکر ۲۰ منٹ پر بذریعہ طیارہ رنگون پہنچے ہوائی اڈہ پر ایک شاندار اجتماع پہلے ہی موجود تھا۔ آپ پر نظر پڑتے ہی اللہ اکبر کے فلک شگاف نعرے بلند ہوئے مسلم لیگ کی "جشن آزادی برما کمیٹی" کے صدر جناب محمد خان صاحب نے سب سے پہلے آپ کے گلے میں ہار ڈالا۔ اس کے بعد دوسرے لوگوں نے بے شمار ہار آپ کے گلے میں ڈالے۔ پھر صاحب موصوف جناب اکبر مستی کی موٹر میں سوار ہوئے کار پر پاکستانی جھنڈا لہرا رہا تھا۔ اور اس کے پیچھے دیگر موٹروں کا ایک زبردست قافلہ رواں تھا موٹروں کا یہ شاندار جلوس مختلف سڑکوں پر سے گزرتا ہوا ۲۷ فریزر روڈ پر آکر ختم ہوا۔ جہاں صاحب موصوف کا بہت سے معزز اصحاب سے تعارف کرایا گیا۔

اس کے بعد آپ نے مسلم فری ڈسپنسری کا معائنہ کیا۔ ۷½ بجے شام مسٹر عبدالرؤف صاحب صدر نواکھالی ایسوسی ایشن کی طرف سے شامی کنفاکشنری میں آپ کے اعزاز میں ایک پارٹی دی گئی۔ جس میں انڈونیشیا کے مہمان میجر جنرل عبدالقادر صاحب اور ہز ایکسی لنسی ڈاکٹر سورو سانو بھی شامل تھے۔

۴/۱ کو گورنمنٹ برما کی طرف سے آپ کے اعزاز میں ٹی۔ پارٹی دی گئی۔ اور ۵/۱ کو مسلم سٹوڈنٹ سوسائٹی نے ۳ بجے دن ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ تین باتیں ہیں جن پر عمل کرنے سے ہم امن کو قائم رکھ سکتے ہیں۔

(۱) یورپ کی شہ زور قوموں کی اس سیاسی غلطی سے اجتناب کہ ایک طاقتور قوم کمزور ملت پر حکومت کرنے کا حق رکھتی ہے

(۲) اقتصادی لوٹ مار سے پرہیز کرنا۔ یہ ایک امن سوز فعل ہے۔

(۳) نوع انسانی سے ہمدردی تاکہ آپس میں محبت پیدا ہو۔

۹½ بجے رات مسلم لیگ برما کے زیر اہتمام اہالیان رنگون کا ایک شاندار جلسہ رانی باغ میں منعقد ہوا۔ آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ اور آپ کی خدمات کی تحسین کی گئی۔ اور خاصکر اقوام متحدہ میں پاکستان کی طرف سے جو بہترین نمائندگی کا حق آپ نے ادا کیا بہت سراہا گیا۔ آپ نے ایڈریس کے جواب میں ایک تقریر فرمائی۔ اور بیان کیا۔ کہ میں اس عزت افزائی کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتا ہوں۔ اور "یہ خوشی کی بات ہے کہ آزاد پاکستان آزاد برما کو مبارکباد کا پیغام دے رہا ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ ان دونوں ممالک میں دوستانہ تعلقات ہمیشہ قائم رہیں گے۔ اس اجتماع اور پاکستان سے گہری محبت کو دیکھ کر میں بہت زیادہ متاثر ہوا ہوں۔" (دور جدید رنگون ۸ جنوری)

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا "آج ہماری ترقی نہ یورپ کی تقلید سے ہو سکتی ہے۔ اور نہ ہی پُرجوش نعروں اور نظموں سے ہم اس وقت ترقی کر سکیں گے جبکہ ہم قرآن کی تعلیم کے مطابق ہدایات پر عمل پیرا ہو جائیں۔ مگر اب ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہم اپنی زندگی کو بدل ڈالیں اور قرآنی ہدایات پر عمل پیرا ہو جائیں۔ تو پھر خدا ہمیں ان تمام انعامات سے نوازے گا۔ جس کا وعدہ کر چکا ہے۔" "نہیں" "آپ باعمل ہو جائیں۔ اور ایک مرکز پر جمع ہو کر اپنی اجتماعیت کا ثبوت دیں۔" (پیغام رنگون ۱۶ جنوری ۱۹۴۸ء)

۱۶ جنوری کو آپ مسجد احمدیہ رنگون میں تشریف لے گئے۔ جماعت کے احباب نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔ اور جلسہ منعقد کیا۔ مسٹر عبدالغنی صاحب جنرل سیکرٹری نے آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جس کے جواب میں صاحب موصوف نے ایک لمبی تقریر کرتے ہوئے جماعت کو قیمتی نصائح فرمائیں۔ اور اس کے بعد مغرب کی نماز آپ نے پڑھائی۔ پھر آپ کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ اور بعدہ احباب جماعت کے ساتھ آپ کا فوٹو لیا گیا۔ ۱۷ تاریخ کو آپ واپس کراچی تشریف لے آئے۔

(خاکسار مرزا محمد حیات تاثیر گجراتی)

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری تاریخ

تحریک جدید کے دفتر اول کے چودھویں سال اور دفتر دوم کے سال چہارم کے وعدوں کی آخری تاریخ ۷ فروری قریب سے قریب آرہی ہے۔ ابھی بہت سی جماعتیں ایسی ہیں جن کے وعدے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش نہیں ہوئے امیر جماعت یا پریذیڈنٹ اور سیکرٹری مال صاحبان خاص توجہ فرمائیں۔ اور وعدوں کی فہرستیں جلد سے جلد ارسال فرمائیں۔ جہاں کے کارکن اس کام میں سستی کر رہے ہوں۔ وہاں کے وہ احباب جو اپنے دل میں سلسلہ کا درد رکھتے ہیں۔ وہ فہرست بنا کر ارسال فرمائیں۔ مگر یہ یاد رہے کہ تحریک جدید کے دفتر اول اور دفتر دوم میں جو احباب شامل ہیں۔ وہ گزشتہ سال سے بہرحال اضافہ کریں۔ اور پاکستان کی جماعتیں تو اپنے وعدوں میں نمایاں اور غیر معمولی قربانی کریں۔ نیز دفتر دوم میں نئے نوجوان شامل کرنا ضروری ہے۔ ان کے لئے صرف شرط یہ ہے کہ اپنی ماہوار آمد کا نصف حصہ یا اس سے زیادہ دیکر شامل ہوں۔ (فنانشل سیکرٹری)

دھوکہ سے بچیں

ایک شخص جو اپنا نام محمد دین اور ریاست کشمیر کا باشندہ بتاتا ہے۔ اس کا حلیہ حسب ذیل ہے رنگ گورا قد درمیانہ۔ چہرہ گول داڑھی مشین سے کتراتی ہوئی لوگوں سے دھوکہ سے روپیہ لے لیتا ہے اور غائب ہو جاتا ہے۔ احباب اس کے دھوکہ سے بچیں۔ ناظر امور عامہ

کیا آپ کو اپنے گاؤں میں قصبے میں اساتذہ کی ضرورت ہے؟

احباب کو علم ہے کہ اس عظیم الشان ہجرت کے بعد وہ جس قصبے میں یا گاؤں میں آباد ہو گئے ہیں۔ وہاں بھی بچوں کی تعلیم کی ویسی ہی ضرورت ہے۔ جیسی کہ ان کے وطن میں تھی۔ پس آپ اگر ان بچوں کی تعلیم کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں۔ اور فقط موزوں استاد نہ ہونے کی وجہ سے یا تو بچوں کو دور کے سکول میں بھیج رہے ہیں۔ یا انہیں تعلیم سے ہی محروم رکھ رہے ہیں۔ تو آپ کو چاہیئے کہ

(۱) گاؤں یا قصبے کے تمام احمدی بچوں اور بچیوں کی ایک فہرست بنائیں۔ اور

(۲) دفتر نظارت تعلیم و تربیت کو فوری طور پر اطلاع دیں۔ کہ ہم نے فہرست مرتب کر لی ہے استاد بھیجا جائے۔ آپ کی جماعت پر صرف اس قدر ذمہ واری ہوگی۔ کہ آپ کو استاد کے لئے حسب حالات نصف یا تیسرا حصہ خرچ کا بوجھ اٹھانا ہوگا۔ بقیہ خرچ ہمارا ہوگا۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ

(۱) آپ کے بچے اپنے گھروں پر ہی ابتدائی پرائمری تعلیم حاصل کر لیں گے۔ اور وہ بفضل خدا سردی اور گرمی کی تکالیف سے محفوظ رہیں گے۔

(۲) آپ کی جماعت کو بہترین تربیت میسر ہوگی اس کے علاوہ (۳) سلسلے کی ضروریات اور دیگر امور کے لئے ایک مشیر اور رفیق کار کی مستقل صحبت حاصل ہوگی یہ امر ملحوظ رہے کہ استاد ہمارے پاس کم ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ وہ جس قدر ضروریات اپنے بندوں کی دیکھتا ہے۔ اسی قدر سامان میں وسعت بھی عطا فرماتا ہے۔ پس آپ جلدی کریں۔ اور اپنے کوائف سے فوری طور پر آگاہ فرمائیں۔

(نائب ناظر تعلیم و تربیت)

فوری ضرورت

(۱) ایک احمدی دوست کو ایک ایسے ٹرینڈ مستری کی ضرورت ہے۔ جو کہ سٹیم انجن پر کام کرنے کا تجربہ رکھتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی (۲) نیز ایک تجربہ کار منیم کی بھی ضرورت ہے۔ خواہشمند اپنی درخواستیں نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ ناظر امور عامہ

اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سرفراز خان صاحب مددگار کارکن کو نظارت دعوۃ و تبلیغ سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ دوست انہیں ملازم رکھ سکتے ہیں۔ عبدالمغنی ناظر دعوۃ و تبلیغ

چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی خیال رکھیں!

قرآن کریم انسانوں کو امن کی زندگی بسر کرنیکی ہر چھوٹے بڑے معاملے میں تلقین کرتا ہے۔ انسان بڑی باتوں میں تو اکثر احتیاط کرتا ہے۔ مگر چھوٹی چھوٹی باتوں کی چنداں پرواہ نہیں کرتا۔ بعض اوقات کسی بات پر دوسرے کو شرمندہ یا لاجواب کرنے کو یا اپنی بڑائی اور دوسرے کی ذلت ظاہر کرنے کو بلکہ کبھی کبھی محض تمسخر کے طور پر دوسرے شخص کو ایسی بات کہہ دیتا ہے جو پسندیدہ نہیں ہوتی وہ اگر ذرا غور کرے۔ تو اسکو معلوم ہو سکتا ہے کہ اگر مجھے کوئی یہی بات کہے۔ تو میں پسند نہیں کرونگا۔ مگر کسی وقتی فخر یا بڑائی یا لطف اندازی کے جذبے سے متاثر ہو کر دوسرے کو وہی بات کہہ دیتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات تو اس قسم کی کئی باتیں بغیر کسی نتیجہ کے گذر جاتی ہیں۔ لیکن کبھی کبھی بات کا بتنگڑ بن جاتا ہے اور نہایت ہی برے نتائج نکلتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض اوقات صرف ایک ناپسندیدہ بات سے جھگڑا یہاں تک بڑھا ہے کہ کئی انسانوں کی جانیں لڑائی اور فساد میں ضائع ہو گئی ہیں۔ اس لئے قرآن کریم سرے سے ہی اسی فساد کی جڑھ پر تبر رکھتا ہے اور فرماتا ہے۔

یقول التی ھی احسن۔ ان الشیطان ینزغ بینھم۔ ان الشیطان کان للانسان عدوا مبینا (بنی اسرائیل رکوع ۵)

ترجمہ:۔ جب تم بات کہو تو ایسی کہو جو بہت ہی اچھی ہو۔ بری بات تو درکنار اچھی باتوں میں بھی تمیز کرو اگر ایک پہلو بات کا اچھا ہے۔ ایک زیادہ اچھا اور ایک بہت ہی اچھا تو تم صرف وہ بات کہو جو بہت ہی اچھا ہے۔ اس سے نیچے کی باتوں کو گو وہ بھی اس مضمون اور مقصد کو ادا کر سکتی ہوں ترک کر دو۔ یہ اس لئے ضروری ہے کہ شیطان تمہارے درمیان جھگڑا پیدا کر دیتا ہے اور شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے کس قدر صاف الفاظ میں اس حقیقت کو واضح کیا ہے کہ اگر تم احسن کے سوا بات کرتے ہو۔ تو تم اپنے دشمن شیطان کے نیچے میں ہو۔ اس کا نتیجہ جلد یا بدیر ہوگا۔ کہ وہ تم میں فساد اور لڑائی جھگڑا پیدا کر دے گا۔ کیونکہ وہ تمہارا دشمن ہے اور دشمن سے تم کو کسی بھلائی کی نہیں بلکہ نقصان اور عداوت کی ہی توقع رکھنا چاہیئے۔

اس کے ساتھ ہی ایک اور امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ بھی فساد اور جھگڑے کو بڑھاتا ہے۔ وہ کسی کے مستقبل کے متعلق دعوے زنی کرنا ہے۔ ہم لوگ تو بات بات میں اپنے ذرا اختلاف کرنیوالے کو کہہ دیتے ہیں۔ کہ تمہارا برا حال ہوگا۔ تم ذلیل ہو جاؤ گے۔ خدا بھی تم کو دوزخ میں ڈال دے گا۔ الغرض کونسی بات ہے جو ہوائے نفس اور کبر کے تابع ہو کر ہم کہہ نہیں گذرتے مگر انبیاء علیہ السلام کا طریق عمل جس کی اللہ تعالیٰ ان کو تعلیم دیتا ہے۔ کیسا محتاط ہے۔ کافروں خدا کو نہ ماننے والوں۔ نبی کے دشمنوں۔ اس کو دکھ دینے والوں۔ حق سے علانیہ روگردانی کرنیوالوں کے مستقبل کے متعلق جب بات کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے تو اپنے پیارے نبی کو جو افضل الانبیاء اور بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور بصیرت ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ سبق سکھاتا ہے۔

ربکم اعلم بکم۔ ان یشا یرحمکم۔ او ان یشا یعذبکم وما ارسلنٰک علیھم وکیلا

کہہ دے۔ تمہارا رب ہی تمہارے حال کو بہت اچھی طرح جانتا ہے مجھے کیا معلوم تمہارا انجام کیا ہوگا۔ اللہ کے اختیار میں ہے اگر چاہے تو تم پر رحم کر دے ہاں اگر چاہے تو تم کو عذاب دے۔ اور اے نبی تو کوئی ان کے متعلق کارساز اور ٹھیکیدار نہیں۔ اللہ اکبر کس قدر اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا اظہار افضل الانبیاء کی زبان سے کر دیا گیا۔ اس حقیقت کے ہوتے ہوئے ہمارے جیسوں کو بھلا کیا حق پہنچتا ہے کہ ہم کسی کے متعلق کہیں کہ تمہارا یہ انجام ہوگا۔ تم دنیا میں ذلیل ہو گے آخرت میں جہنم میں ڈالے جاؤ گے وغیرہ وغیرہ یہ باتیں انسان کو کہنے کا حق نہیں۔ ایک تو انسان اپنے احتیاط سے بڑھ کر بات کرنے کے جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔ دوسرے اس سے دوسرا انسان چڑ جاتا ہے۔ اور اس کی گمراہی کا گناہ ایک حد تک ہماری گردن پر بھی رہتا ہے۔ دوسرے یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ بالمقابل جواب دیتا ہے اور آپس میں جھگڑا شروع ہو جاتا ہے اور حالات بد سے بدتر ہو جاتے ہیں۔

حفاظت مرکز

حدیث میں آتا ہے کہ مومن کا وعدہ ایسے ہوتا ہے۔ جیسے کوئی چیز ہاتھ میں لے لی ہو۔ یعنی مومن جب وعدہ کرتا ہے۔ اس کو پورا کر کے چھوڑتا ہے اب سے آٹھ ماہ قبل بلکہ اس سے بھی پہلے جماعت کے ایک بہت بڑے حصہ نے اپنے امام ایدہ اللہ کی آواز پر وعدہ کیا کہ وہ چھ ماہ کے اندر یا تو کم از کم اپنی ایک ماہ کی آمد یا پھر کم از کم اپنی تمام جائداد کا ایک فیصدی سلسلہ کو دے گا۔ اس ضمن میں کل وعدہ قریباً تیرہ لاکھ کا تھا۔ لیکن ابھی تک جو رقوم اس وعدہ کے ایفاء کی غرض سے مرکز میں وصول ہوئی ہیں۔ ان کی مجموعی میزان تین لاکھ بھی نہیں بنتی

احباب جماعت نے حفاظت مرکز کے چندہ کے سلسلہ میں مندرجہ بالا شرح کے لحاظ سے مشاورت منعقدہ اپریل ۱۹۵۹ء میں یا اسکے بعد میں وعدے کئے تھے۔ اسی لئے نظارت بیت المال کا ارادہ ہے کہ آئندہ مشاورت تک جو احباب اپنا وعدہ ایفاء کر دینگے۔ اگر حضور ایدہ اللہ

سرزمین ہالینڈ میں تبلیغ اسلام کے احمدیہ مشن کی مساعی

از مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب واقف زندگی تحریک جدید ــــــ (مبلغ ہالینڈ)

احمدیت خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے آج یہ پودا خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تناور درخت بن چکا ہے جسکی شاخیں اکناف عالم پر پھیل چکی ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک پر خدا تعالیٰ کی توحید کی منادی ہوتی نظر آ رہی ہے۔ اسلام کے زندہ پیغام اور عالمگیر مشن کو ہر جگہ کامیابی سے پھیلایا جا رہا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا" اپنی حقیقی شان میں پورا ہو رہا ہے۔

ہالینڈ میں اس ماہ بفضلہ تعالیٰ تبلیغی مساعی بدستور جاری رہی۔ متلاشیان حق ملاقات کے لئے آتے رہے وقتاً فوقتاً لوگوں کو ان کے گھروں پر ملنے کا پروگرام جاری رہا۔ ذیل میں مختصر طور پر رپورٹ عرض کی جاتی ہے

مختلف احباب سے ملاقات

کچھ عرصے سے یہاں بدھ موومنٹ جاری ہے اس کے ابتداء میں ان کے لیڈر سے وقت مقرر کر کے ملاقات کی۔ ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی ان لوگوں کا مذہب سے زیادہ لگاؤ اور تعلق نہیں۔ Healing اور Thinking پر ان کا دارومدار ہے۔ ہم نے ان سے انسانی زندگی کی پیدائش کے مقاصد اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے ذرائع پر گفتگو کی۔ ہم نے کئی پہلوؤں سے انہیں ان مقاصد کے حصول کی اہمیت بتائی وہ ہماری باتوں کا جواب دینے سے عاجز آ گئے اور گفتگو کو جاری رکھنا ان کے لئے مشکل ہو گیا۔ بہرحال گفتگو دلچسپ رہی۔

مسٹر ہینسن ایک آزاد خیال دوست ہیں مدت تک پادری رہے ہیں آجکل ہیگ میں مقیم ہیں ان سے متعدد بار ملاقات ہوئی۔ ہمیشہ محبت اور پیار سے ملتے ہیں اور ہر ممکن امداد کے لئے اپنے آپ کو خوشی سے پیش کرتے ہیں۔ انہیں ہماری تبلیغی جدوجہد سے دلچسپی ہے۔ چونکہ ان کی تعلیم یافتہ اور اعلیٰ طبقہ کے لوگوں سے اچھی ملاقات ہے۔ اس لئے ان کے اثر کو تبلیغ کے کام میں وسعت پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ ہمارے عقائد اور خیالات سے انہیں دلچسپی ہے۔

مسٹر اور مسز Zimmerman سے برادرم حافظ صاحب نے متعدد بار ملاقات کی۔ مسٹر زمرمان نے اپنے لنڈن قیام کے دوران میں قرآن کریم کا ڈچ میں ہمارے انتظام کے ماتحت ترجمہ کیا ہے۔ اس کام کو اس نے تندہی اور محنت سے انجام دیا ہے۔ بعد میں بعض پروفیسروں کو یہ ترجمہ دکھایا گیا ہے۔ انہوں نے اس کو بہت سراہا ہے۔ ان کے خاوند بھی بہت ہی شریف انگریز ہیں۔ اس ماہ میں دونو ہیگ میں منتقل ہو گئے ہیں۔ وقتاً فوقتاً ان سے تبلیغی گفتگو جاری رہتی ہے۔ دونو ہر ممکن امداد کے لئے ہمیشہ اپنے آپ کو محبت سے پیش کرتے ہیں۔

برادرم حافظ صاحب نے یہاں کی ایک کلب میں بھی تعلقات پیدا کئے ہوئے ہیں۔ ان کے سکرٹری Mr Nana Hatta سے ان کی اکثر ملاقات ہوتی رہتی ہے ان کے ذریعہ وہ اپنے حلقہ اثر کو وسیع کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ بعض اچھے لوگوں سے اس طرح تعلقات پیدا ہو چکے ہیں۔

اسی طرح Mr Van Fosen اور ان کے گھر کے افراد سے متعدد بار ملاقات کی گئی اور پیغام حق پہنچایا گیا۔

ایک روز ایک دوست Frans van Tal کے گھر ان کے یوم پیدائش پر ان کے مدعو کرنے پر جانے کا اتفاق ہوا وہاں کئی اشخاص کو پیغام حق پہنچانے کا موقع ملا۔ بعض کے ایڈریس حاصل کئے۔

یونیورسٹی کے حلقہ میں تبلیغ

Leiden یونیورسٹی کے طلباء میں تبلیغ کا کام اس ماہ بھی جاری رہا۔ دو دفعہ Mr A. Van Roggen جو کہ یونیورسٹی میں کیمسٹری کی تعلیم حاصل کرتے ہیں ملاقات کے لئے آئے ان سے اسلام اور احمدیت کے متعلق دو دفعہ دیر تک گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ باتوں کو غور سے سننے کے عادی ہیں۔ انہیں تبلیغ جاری ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نصیب فرمائے۔ اسی طرح یونیورسٹی کے مسلم طلباء میں تبلیغ جاری رہی ہے۔ ان میں سے خاص طور پر مسٹر العطاس زیر تبلیغ ہیں۔ بعض انڈونیشیا کے طلباء بھی خاص طور پر زیر تبلیغ ہیں۔ احباب دعا فرمادیں۔ کہ خدا تعالیٰ سعید الطبع طلباء کو حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے

خاص طور پر زیر تبلیغ احباب

اس ماہ خاص طور پر دوست Mr Zaalinger اور مسٹر Khasroo زیر تبلیغ رہے۔ دونو اسلام کے قریب ہیں۔ اور اسلام کی خوبیوں کے دل سے قائل ہیں۔ اول الذکر دوست نے قرآن کریم کا بھی مطالعہ کیا ہوا ہے۔ ہر ہفتہ ملاقات کے لئے آتے ہیں اور دیر تک مختلف مسائل پر ان سے دلچسپ گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک روز ملاقات کے دوران میں مسٹر Zaalinger نے کہا کہ ان ممالک میں یہ پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ اسلام جبر اور تشدد کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم کی ہر سورت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع ہوتی ہے جو مذہب خدا کو رحیم پیش کرے وہ تشدد کا حامی کس طرح ہو سکتا ہے۔ بہرحال وہ عیسائیت سے سخت متنفر ہیں انہیں خاص طور پر تبلیغ جاری ہے۔ ان کے متعلق خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ احباب درد دل سے

۴۔ سے اجازت مرحمت فرمائی تو ان کے نام مشاورت کے موقع پر سنا دیے جائیں گے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا نام بھی اس فہرست میں آ جائے جو اس غرض سے تیار کی جا رہی ہے۔ تو اپنے موجودہ چندہ حفاظت مرکز کی فوری ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔ چندہ کی رقوم جناب صاحب صدر انجمن پاکستان جودھامل بلڈنگ۔ لاہور کے نام معہ تفصیل آنی چاہئیں۔ مقامی عہدیداران بالی اس چندہ کی وصولی اور ترسیل مرکز کے وقت رقم وصولی شدہ کی ہم نام فہرست ضرور بھجوائیں۔ (نظارت بیت المال)

دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جلد از جلد ہدایت فرمائے۔ اسی طرح ایک اور مسٹر عبد الرحمان کوپی ملاقات کے لئے آئے۔ یہ دوست دیر سے مسلمان ہیں۔ پہلے کئی دفعہ برادرم حافظ صاحب کو مل چکے ہیں۔ دل سے احمدیت کی صداقت کے قائل ہیں۔ اور تمام مسائل سے اتفاق رکھتے ہیں۔ لیکن بعض مجبوریوں کی بنا پر اظہار سے گریز کرتے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں حقیقی معنوں میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ڈچ احمدی احباب کی تربیت

ہالینڈ میں بفضلہ تعالیٰ دو احمدی افراد موجود ہیں مسٹر ظفر اللہ کاخ تو دیر سے احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ اس ماہ اکثر باوجود دور رہنے کے ملاقات کے لئے آتے رہے۔ اسی طرح ہماری بہن رضیہ سلطانہ مجیبی کئی دفعہ ملاقات کے لئے آئی۔ دونوں سے اسلام اور احمدیت کے مختلف پہلوؤں کے متعلق گفتگو کرنے کے مواقع ملے۔ دونو بفضلہ تعالیٰ مخلص ہیں اور سلسلہ عالیہ سے گہری عقیدت رکھتے ہیں۔ ہماری بہن تو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی خدا ترس ہے۔ نمازوں کی پابندی کا خاص طور پر خیال رکھتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے دونوں کے اخلاص میں برکت دے۔ اور سلسلہ عالیہ کے سچے خادم بنائے۔ احباب ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

نمائندگان پریس سے ملاقات

ایک روز مسٹر Beek صاحب جو کہ صوفی موومنٹ کے ایک رسالہ کے ایڈیٹر ہیں ملنے کے لئے آئے ان سے احمدیت کے متعلق گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ انہوں نے اسلام کے متعلق اپنا مضمون شائع کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ عنقریب انہیں ان شاء اللہ مضمون لکھ کر بھجوایا جائے گا۔ اسی طرح برادرم حافظ صاحب نے ایک روز Mr. Metj Meker سے ملاقات کی یہ دوست یہاں کی پریس میں اچھی حیثیت رکھتے ہیں۔ پہلے ان سے دو تین دفعہ ملاقات ہو چکی ہے۔ ہمارے سوئٹزرلینڈ سے آنے پر بھی انہوں نے interview کیا تھا۔ انہیں "Qadian a Tai Case" مطالعہ کیلئے دی گئی۔ انہوں نے دلچسپی سے پڑھی۔ انہوں نے احمدیت کے متعلق بیان کے پریس میں مضمون لکھنے کے خیال کا اظہار کیا ہوا ہے۔ گذشتہ رپورٹ میں ذکر کیا جا چکا ہے۔ کہ ایک پریس کے نمائندہ نے دو دفعہ ہمارا interview کیا تھا اور بعض فوٹو لئے تھے اس ماہ انہوں نے اپنے اخبار کی کرسمس ایڈیشن میں نماز کی حالت میں ہمارے تین فوٹو لے نوٹ کے ساتھ شائع کئے ہیں۔ اس کی مختلف تفصیلی رپورٹ ارسال ہے

تقریب کرسمس

عیسائی پبلک کرسمس کو خاص اہمیت دیتی ہے کرسمس کارڈوں کے ذریعہ آپس میں محبت اور دوستی

کا ثبوت دیا جاتا ہے۔ اس موقع سے ہم نے بھی فائدہ اٹھایا اور مشن کی طرف سے یکصد کارڈ چھپوا کر زیر تبلیغ احباب کو بھجوائے گئے۔ اس ذریعہ سے تعلقات کو استوار اور وسیع کرنے کا موقعہ ملا بہت سے احباب نے جوابی طور پر اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔

تجارت

اس ماہ تجارت کے لئے معلومات حاصل کرنے کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ یہ کام خاکسار کے سپرد ہے خاکسار نے مختلف فرموں کے ڈائرکٹروں سے ملاقات کی اور کئی فرموں کو خطوط لکھے Chemicals کے سلسلہ میں بعض ضروری معلومات حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائیں۔ یہ کام ابھی ابتدائی مراحل میں ہے اس سلسلہ میں مشکلات بھی ہیں احباب سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ خواہش اور تڑپ یہی ہے کہ ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں۔ موجودہ نازک حالات کے پیش نظر یہ امر نہایت ہی ضروری ہے۔ احباب اپنی مخلصانہ دعاؤں سے امداد فرماویں۔

اخلاق فاضلہ

مکرم قمر الدین صاحب مولوی فاضل جودھامل بلڈنگ لاہور

اسلام کی اصلاح میں اخلاق فاضلہ جس چیز کا نام ہے وہ ایمان اور اعمال صالحہ کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ سورۃ والعصر کی آیت۔ الا الذین امنوا وعملوا الصٰلحٰت و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر سے بھی یہی مستنبط ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں ہے۔ فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک۔ کہ اے رسول۔ خدا کے فضل و رحم سے تو لوگوں سے نہایت نرمی اور اخلاق سے پیش آتا ہے۔ اور اگر تو زبان اور دل کا سخت ہوتا۔ تو جو لوگ تیرے گرویدہ ہو رہے ہیں۔ تیرے ارد گرد سے بھاگ جاتے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں سے کس شفقت اور ہمدردی سے پیش آتے تھے

بخاری شریف میں ہے۔ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا سے حضرت خدیجہ رضی کے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ لقد خشیت علی نفسی۔ تو حضرت خدیجہ رضی نے فرمایا کہ حضور کو کیا ڈر ہو سکتا ہے۔ حضور تو اخلاق فاضلہ کا مجموعہ ہیں۔ اس جگہ کئی اخلاق گنوائے گئے ہیں۔ ان اخلاق میں سے دو اخلاق یہ بیان کئے گئے ہیں۔ و تحمل الکل و تکسب المعدوم۔ کہ تو لوگوں کے بوجھ بٹاتا ہے اور ناپید شدہ اخلاق کو قائم کرتا ہے۔ اس

حدیث میں تکسب المعدوم کا مفہوم یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسے اخلاق سے لوگوں سے پیش آتے تھے کہ دنیا کے لوگ ان اخلاق کو چھوڑ چکے تھے

موجودہ وقت میں بھی کئی اسلامی اخلاق ایسے ہیں۔ گویا مٹ چکے ہیں۔ اور گو ہم لوگ مسلمان اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متبع اپنے آپ کو قرار دیتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اسلامی اخلاق کو نظر انداز کرتے رہتے ہیں اور کبھی خیال نہیں آیا کہ ہم لوگوں سے حسن سلوک اور اعلےٰ درجہ کی ہمدردی سے پیش آئیں۔ حالانکہ اس موقعہ پر جب کہ ایک بڑی تباہی اور عذاب واقع ہوا ہے اور ابھی معلوم نہیں کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے۔ ہمیں چاہیئے تھا کہ اسلام کے سچے خدا پر محکم ایمان قائم کرتے۔ اور اسلامی اخلاق کے پیش نظر لوگوں سے معاملہ کرتے۔ مگر معاملہ دگرگوں نظر آتا ہے۔

پس مندرجہ حالات میں ضرورت اسبات کی ہے کہ ہم اپنے اندر ایمان اور اخلاق فاضلہ پیدا کریں اور لوگوں سے اخلاق فاضلہ کے ماتحت پیش آئیں بالخصوص مشرقی پنجاب سے آئے ہوئے بھائیوں سے خوش خلقی اور خندہ پیشانی سے ملیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ ادنیٰ خلق مومن کا یہ ہے۔ ان تلقیٰ اخاک بوجہ طلق کہ تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی اور مسکراتے چہرہ سے ملے۔ مگر ہم لوگوں کا حال یہ ہے کہ بجائے خندہ پیشانی سے ملنے کے بھائی کو دور سے آتے ہوئے دکھائی دینے پر خیال کرتے ہیں۔ کہ یہ کمبخت اور منحوس اگر مجھ کو نہ ہی ملتا۔ تو اچھا ہوتا۔ گویا ہمدردی اور حسن سلوک جو اسلام سکھاتا ہے۔ اس سے ہم کوسوں دور ہیں۔ اس وقت پناہ گزینان بہت ہمدردی کے مستحق ہیں۔ اور ابھی ایک بڑی تعداد ایسی ہے۔ جو مارے مارے پھرتی ہے اور ان کا کوئی پرسان حال نہیں۔ موجودہ سردی میں ایک رات بھی باہر گذارنا ایک عذاب ہے۔ پھر وہ لوگ کئی مہینوں سے باہر رہ رہے ہیں ان کا کیا حال ہو گا۔

اُقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ۔ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا۔ وَمِنَ الَّیْلِ فَتَھَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (سورۃ بنی اسرائیل پارہ پندرہ)

ترجمہ:۔ قائم کیا کر نماز سورج ڈھلنے کے وقت سے رات کے چھا جانے تک۔ اور پڑھا کر قرآن فجر کو یقیناً قرآن کا فجر کو پڑھنا مشہود ہے۔ اور رات کو جاگ کر بطور نفل کے تہجد پڑھا کر قریب ہے کہ تیرا رب تجھ کو مقام محمود پر پہنچا دے۔

۲۔ حضرت خاتم النبیین صلعم نے فرمایا۔ جو لوگ فجر کو سوئے رہتے ہیں اور جاگتے نہیں۔ ان پر رزق تنگ ہو جاتا ہے۔ مسلمانوں نے جب سے فجر کو بیدار ہونا اور فجر کی نماز کو چھوڑا۔ ان پر رزق تنگ ہو گیا۔ اور افلاس چھا گیا۔

ہر رات کے پچھلے حصہ میں کچھ دولت بٹتی رہتی ہے۔ جو سوتا ہے وہ کھوتا ہے۔ جو جاگتا ہے وہ پاتا ہے۔

۳۔ اُٹھ فرید سوتیا صبح نماز گذار۔ (گورو نانک دیو جی)

صلوٰۃ گذشت کوئی کھو نکھو تے نت	خاصے بندے رب دے سر منتر دے مت
مرشد من تو من کتیاں چار	من توں اک خدائے نوں خاص جس دربار
کرم دھرتی بر جگ جو بودے سو کھات	کہو نانک جگت موہن دوار ے من نکھ سدا موات
خصم وسارے تے کم ذات	نانک ناوے باج ستات (جنم ساکھی)

اعلان نظارت تالیف و تصنیف

اکثر جگہوں کے غیر مسلم اپنی کتابیں چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ دوکاندار لوگ ایسی کتب کو ردی میں استعمال کر رہے ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ ایسی کتب کو کوشش سے اکٹھا کریں۔ اور پھر مرکزی لائبریری تالیف و تصنیف جودھامل بلڈنگ لاہور کے لئے بھجوا دیں۔

ناظر تالیف و تصنیف جودھامل بلڈنگ لاہور

اعلان

میاں احمد دین مددگار کارکن دفتر تفسیر القرآن انگریزی دو ماہ سے لاپتہ ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو تو دفتر ہذا کو ان کے پتہ سے اطلاع دی جاوے اگر میاں احمد دین ان سطور کو خود پڑھیں تو ان کو چاہیئے کہ اپنی بقایا تنخواہ دفتر ہذا سے آن کر وصول کر لیں۔ ملک غلام فرید ایم اے

اینگلو سوویٹ تجارتی وفد

لندن (ڈاک سے) اینگلو سوویٹ تجارتی معاہدے کے بارے میں مزید معلومات حاصل ہو چکی ہیں اس معاہدے پر اظہار خیال کرتے ہوئے بورڈ آف ٹریڈ کے صدر مسٹر ہیرلڈ ولسن نے کہا ہے۔ کہ اس سے دونوں ملکوں میں وسیع پیمانے پر تجارت ہوگی اس معاہدے کی رو سے سوویٹ یونین برطانیہ کو ۱/۲ لاکھ ٹن غلہ مہیا کریگی۔ چونکہ برف کی وجہ سے برطانوی جہاز بالٹک کی بندرگاہوں تک نہیں پہنچ سکتے۔ اسلئے سوویٹ جہازوں ہی میں یہ غلہ لایا جائے گا۔ (ب اس)

وزیر دفاع پاکستان کا فوجیوں کو خطاب

جہلم ۱۹ر جنوری۔ مسٹر لیاقت علی خاں وزیر دفاع حکومت پاکستان نے چودھویں پنجاب رجمنٹ کے سپاہیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان کے سپاہیوں کو چاہیئے۔ کہ اپنی قومی حکومت کو مضبوط بنانے اور بیرونی حملہ آوروں سے اسکو محفوظ رکھنے کیلئے پوری پوری کوشش کریں۔

آپ نے کہا۔ آپ قومی زنجیر کا ایک اہم جوڑ ہیں۔ اگر جوڑ کمزور ہو جائیگا۔ تو ضروری ہے کہ ساری زنجیر بھی کمزور ہو جائے۔ پس آپ کو چاہیئے۔ کہ آپ اس جوڑ کو مضبوط بنانے کیلئے ہر ممکن کوشش کریں آپنے کراچی میں مقیم ملٹری کی تعریف کی۔ کہ انہوں نے گذشتہ دنوں نہایت جانفشانی سے شہر میں امن قائم کیا۔ کل وزیر دفاع جہلم تشریف لائے تھے تاکہ وہاں متعینہ فوجی رجمنٹوں کا معائنہ کر سکیں۔

رسالدار محمد زاہد نے تین ہزار روپیہ کا چیک۔ چودھویں پنجاب رجمنٹ نے جس کو فیروزپور سے نکالا گیا تھا۔ چار ہزار روپیہ کا چیک اور صوبہ دار عبد الغفور نے ایک ہزار روپیہ اپنی جیب میں سے قائداعظم ریلیف فنڈ میں دیا۔ (ا۔ب)

گاندھی جی کی حالت اب بہتر ہے

نئی دہلی ۱۹ر جنوری۔ اتوار کو ساڑھے بارہ بجے برت توڑنے کے بعد رات کو گاندھی جی نے بہت آرام سے بسر کی۔ حسب معمول آپ آج ساڑھے تین بجے بیدار ہوئے۔ اور دیگر معمولات انجام دیئے۔ جن سے فارغ ہو کر آپ نے ڈیڑھ گھنٹہ پھر آرام کیا۔ آپ کی علالت تسلی بخش ہے۔ (رو)

کراچی ۱۹ر جنوری امید ہے۔ کہ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں ۲۵ر جنوری کراچی پہنچ جائینگے۔

مشرقی پنجاب کے کیمپوں میں مسلمان عورتوں کی کسمپرسی

جالندھر ۱۹ر جنوری۔ میجر جنرل عبد الرحمن خاں ہندوستان میں پاکستانی ڈپٹی ہائی کمشنر نے جالندھر کیمپ کے کارکنوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ کہ پاکستان کے حصول کے بعد ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں۔ بلکہ میں کہتا ہوں۔ اب ہمیں پہلے کی نسبت بہت زیادہ محنت اور ہمت سے کام کرنا چاہیئے۔ تاکہ ہم ان مشکلات کو جو ہماری راہ میں حائل ہیں۔ دور کر سکیں۔ ہماری راہ میں مشکلات تو بہت سی ہیں۔ لیکن وہ ایسی نہیں ہیں۔ کہ ہم ان کو سر نہ کر سکیں۔ کیمپوں میں رہنے والوں کو جو تکالیف ہیں۔ ان کے ازالہ کی کوشش کی ترغیب دلاتے ہوئے آپ نے کہا۔ اگر دفتروں میں کام کرنے والے کارکنان نیز فوجی ملازمین اور شہری عوام انتھک کام کریں۔ تو پاکستان ایک ایسی شاندار مملکت بن جائے۔ کہ دنیا میں اس کی نظیر نہ مل سکے۔

یہ علم ہونے پر کہ اس وقت ہوشیارپور کیمپ میں بیشمار مسلمان عورتیں جو دوبارہ حاصل کی گئی ہیں۔ بغیر بستروں کے کھلے میدان سردی کی رات بسر کر رہی ہیں۔ میجر جنرل عبد الرحمن نے حکومت ہند کو توجہ دلائی۔ کہ وہ ان کی رہائش اور گرم بستروں کا فوراً انتظام کریں۔ اس وقت ہوشیارپور کیمپ میں کم از کم ۳۲۰۰ عورتیں کھلے میدان میں پڑی ہیں۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ ان کو جلد از جلد پاکستان پہنچایا جائے۔

منچوریا میں فیصلہ کن جنگ کا وقت قریب آگیا ہے

نانکنگ ۱۸ر جنوری۔ محاذ منچوریا سے آمدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ شمالی چین کے گورنمنٹ حلقوں کو یقین ہے۔ کہ منچوریا کی قسمت کا فیصلہ کرنے والی عظیم جنگ شروع ہو گئی ہے۔ اور اس ماہ کے اخیر تک پوری طاقت کو پہنچ جائیگی۔ تین لاکھ سے زیادہ اشتراکی فوج حکومت کی فوج کو گھیرتی ہوئی بڑھ رہی ہے۔

سرحد پاکستان پر بمباری

سیالکوٹ ۱۹ر جنوری۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے۔ کہ آج جبکہ ایک ہندوستانی ہوائی جہاز نے سرحد پاکستان کو عبور کر کے ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں گوراہ نہتاں کے قریب بمباری کی۔ تو ایک آدمی ہلاک ہو گیا اور ایک زخمی۔ (ا۔پ)

جو شخص کسی غیر مسلم پر حملہ کرتا ہے وہ پاکستان کا دشمن
راجہ غضنفر علیخاں کی گوجرانوالہ میں تقریر

لاہور ۱۸ر جنوری۔ کل گوجرانوالہ میں ایک مجمع عظیم میں تقریر کرتے ہوئے راجہ غضنفر علی خاں وزیر مہاجرین نے تقریر کرتے ہوئے سامعین کو نہایت موثر انداز میں نصیحت کی۔ کہ وہ تہیہ کر لیں۔ کہ غیر مسلموں کے خلاف کبھی ہاتھ نہیں اٹھائینگے۔ آپ نے کہا ایک دوسرے پر حملے کے دوران میں جس قسم کی دہشت اور بربریت کا مظاہرہ انڈیا اور پاکستان میں کیا گیا ہے۔ اسکی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ بے بس و بے کس عورتوں اور معصوم بچوں پر حملے اور لڑکیوں کا اغوا نا قابل معافی گناہ ہیں اور کوئی مذہب اس کی اجازت نہیں دیتا۔ جو شخص کسی غیر مسلم پر حملہ کرتا ہے۔ یاد رکھو وہ پاکستان کا دشمن ہے۔ اس طرح وہ ان چار کروڑ مسلمانوں کی جانوں کو خطرے میں ڈالتا ہے۔ کہ جن کی قربانیوں سے پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔

کشمیر ریلیف فنڈ کے لئے چندہ

کراچی ۱۹ر جنوری۔ کشمیر ریلیف کمیٹی کے سیکرٹری نے ایک بیان میں بتایا کہ کشمیر کی امداد کے لئے اب دوبارہ چندہ کی فراہمی شروع کی گئی ہے۔ جس کے نتیجے میں صرف دو روز میں چالیس ہزار روپیہ اکٹھا ہو گیا ہے۔ اس وقت تک کل ۲۰ لاکھ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ جس سے خوراک لباس اور ادویات خرید کر مظلوم کشمیریوں کو بھیجی جائینگی (ا۔پ)

معیار تعلیم بلند کرنیکی کوشش

کراچی ۱۹ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان کی مرکزی تعلیمی یونیورسٹی نے مملکت پاکستان کی تمام یونیورسٹیوں کو لکھا ہے۔ کہ وہ ڈومنین بورڈ کے لئے جس کی تشکیل بہت جلد ہو جائیگی اپنا ایک نمائندہ منتخب کر کے اطلاع دیں۔ بورڈ کا مقصد اعلیٰ یونیورسٹی کا معیار تعلیم بلند کرنا اور اس کا بیرونی یونیورسٹیوں سے تعلق قائم کرنا ہے (ا۔پ)

مشرقی بنگال اسمبلی کے لئے مسلم لیگی امیدوار

ڈھاکہ ۱۹ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان مسلم لیگ کے سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ نے مشرقی بنگال کی اسمبلی کے ضمنی انتخاب کے لئے خواجہ ناظم الدین کو اپنا امیدوار نامزد کیا ہے (ا۔پ)

پے کمیشن کی سفارشات منظور کر لی گئیں

حیدرآباد ۱۹ر جنوری۔ نظام سٹیٹ ریلوے بورڈ نے ماتحت عملہ کی تنخواہوں اور الاؤنس کے اضافہ کے لئے پے کمیشن نے جو سفارشات کی تھیں۔ اُن کو منظور کر لیا ہے۔ ان کا نفاذ اپریل ۱۹۴۸ء سے ہوگا (ا۔پ)

ہندو بلا اجازت نقل مکانی نہیں کر سکتے

کراچی ۱۹ر جنوری معلوم ہوا ہے۔ کہ بالائی سندھ کے افسران اعلیٰ نے ماتحت اداروں کو یہ ہدایت ارسال کی ہے۔ کہ کسی ہندو کو بغیر حدی اجازت نامہ کے شہر کو چھوڑنے کی اجازت نہ دی جائے۔ چنانچہ اس وجہ سے بہت سے ہندو نواب شاہ ریلوے سٹیشن پر روک لئے گئے ہیں۔ (ا۔پ)

انڈین یونین کے ہوائی جہاز کراچی میں رُکے پڑے ہیں

نئی دہلی ۱۹ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے انڈین یونین کے وہ ہوائی جہاز جو کراچی میں رُکے پڑے ہیں۔ ابھی تک نہیں چھوڑے ہیں کہا جاتا ہے۔ کہ مسٹر لیاقت علیخاں وزیر اعظم پاکستان نے ایک ہفتہ پہلے وعدہ کیا تھا۔ ہوائی جہاز فوراً حوالے کر دئے جائینگے یہ ہوائی جہاز تعداد میں نوّے سے کچھ زیادہ ہیں (ا۔پ)

ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات
بہتر بنانیکی کوشش

ڈھاکہ ۱۹ر جنوری۔ پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات بہتر بنانے کے لئے انگلستان کا ڈنبر بنگالی سلجر سے کلکتہ پہنچ گیا۔ تو بار لائبریری کے ممبران کو خطاب کرتے ہوئے سوامی ابکتانند جو برطانیہ میں ویدنت سوسائٹی کے صدر ہیں۔ پاکستان اور ہندوستان کے معاشی تعلقات کو تفصیل سے بیان کیا۔ (ا)

مغربی پنجاب میں پناہگزینوں کی رہائش کا انتظام

لاہور ۱۹ر جنوری۔ آج مغربی پنجاب اسمبلی میں پارلیمنٹری سیکرٹری عبد الحق نے بتایا کہ حکومت اس وقت صوبہ کے مختلف کیمپوں میں ۳۲۷۳۱ پناہگزینوں کی دیکھ بھال اور نگہداشت کر رہی ہے۔ متعدد سوالات کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ حکومت ان کی رہائش وغیرہ کے بارے میں ہفتہ وار رپورٹ مرتب کرتی ہے۔ ہر ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو حکم دیدیا گیا کہ انکے واسطے حسب ضرورت شیڈ وغیرہ تعمیر کئے جائیں آپنے فرمایا کہ قائد ریلیف فنڈ میں سے ۱۶۰۰۰ گرم کپڑے کے تھان اور ۵۰۰۰ سوتی کپڑے پناہگزینوں میں تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ اسکے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں لحاف اور کمبل بھی تقسیم کئے گئے ہیں۔ محکمہ سول سپلائز نے دسمبر ۱۹۴۷ء کا کپڑے کا تمام کوٹا پناہگزینوں کے لئے مخصوص کر لیا ہے (ا۔پ)

حیدر آباد کے سرحدی دیہات پر حملے بدستور جاری ہیں!

ملتان میں اناج کی شدید قلّت

ملتان ۱۹ جنوری۔ اطلاع ہے۔ کہ گندم کی سخت قلّت کی وجہ سے بلیک مارکیٹ میں دس آنے فی سیر کے حساب سے آٹا بک رہا ہے۔ یاد رہے کہ تقسیم سے پہلے ملتان غلہ کی بڑی زبردست منڈی ہوا کرتی تھی (اے۔پ)

ان ناخوشگوار واقعات کے کہ جو حال میں ہی رونما ہوئے۔ اب بھی ہندوؤں اور سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان رواداری اور خیر سگالی کے جذبات موجود ہیں آخر میں اس بات کی امید ظاہر کی گئی۔ کہ امن کونسل میں کشمیر کے بارے میں جن اختلافات کا حل سوچا جا رہا ہے اب ان کے بارے میں بھی جلد سمجھوتہ ہو جائے گا۔ (رائٹر)

بیس اشخاص ہلاک اور ریکصد مویشی نذر آتش کر دئے گئے

پاکستانی سرحد پر پانچ سو مسلح افراد کا حملہ

لاہور ۱۹ جنوری۔ ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ ۱۸/۱۹ کو ضلع سیالکوٹ کے ڈنڈوت نامی ایک گاؤں پر تقریباً ۵۰۰ مسلح افراد نے حملہ کر کے بیس آدمیوں کو مار ڈالا اس کے علاوہ ایکسو لیشیوں کو جلا دیا۔ مقامی پولیس کے ساتھ کئی گھنٹے تک مقابلہ ہوتا رہا ہے۔ اس سے پیشتر بھی جموں کے بعض غیر مسلم شہری حملہ آور ہوئے تھے۔ لیکن انہیں مار بھگایا گیا۔ ضلع سیالکوٹ میں گرڈھ ہہنناں نامی ایک گاؤں پر ہندوستانی ہوائی جہاز نے مشین گن سے فائر کئے ایک آدمی مارا گیا۔ اور ایک زخمی ہوا۔ (ڈائرکٹر پبلک ریلیشنز)

ہندوستانی وفد کی طرف سے
گاندھی جی کے برت توڑنے پر خوشی کا اظہار

نیو یارک ۱۹ جنوری۔ امن کونسل میں آئے ہوئے ہندوستانی وفد نے گاندھی جی کے برت کے ختم ہو جانے پر ایک بیان شائع کیا ہے جس میں کہا گیا ہے۔ کہ ہمیں اس خبر سے از حد خوشی ہوئی ہے آپکی شخصیت امن کا زندہ نشان ہے۔ اس امن کا کہ جسے تمام اقوام عالم ترس رہی ہیں۔ ہندو مسلمان اور سکھ لیڈروں نے قیام امن کا یقین دلا دیا ہے چنانچہ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ باوجود

مانچوریا پر قبضہ

نانکنگ ۱۸ جنوری سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ چین کی ۳۵ فوج کے کمانڈر جنرل ہولا ٹینگ نے خودکشی کر لی ہے اسکی وجہ یہ بتائی جا رہی ہے کہ اسکی فوج کو صوبائی دارالخلافہ ہیونائی میں سخت جانی نقصان برداشت کرنا پڑا۔ ۳۲ ڈویژن کے کمانڈر شہر کے دفاع کی کوشش میں پہلے سے ہی ہلاک ہو چکے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کمیونسٹوں نے وسیع پیمانے پر حملے جاری کر دئے ہیں۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ اس مورچہ پر دس ہزار کے قریب چینی فوج کے سپاہی ہلاک اور تین ہزار کے قریب قیدی بنائے جا چکے ہیں۔

بلقانی یا مشرقی یورپ کی فیڈریشن بنانے کی تیاریاں

بخارسٹ ۱۸ جنوری۔ ایم۔ ڈی مشروف وزیر اعظم بلگیریا نے آج ایک بیان میں کہا۔ کہ بلگیریا۔ یوگوسلاویہ۔ البانیہ۔ رومانیہ۔ ہنگری)۔ زیکوسلواکیہ پولینڈ اور شاید گریس بھی اس وقت واقعی طور پر ایک بلقانی یا مشرقی یورپی فیڈریشن بنانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

ایم ڈسٹروف نے جو ریل گاڑی میں بخارسٹ کو واپس جاتے ہوئے کلام کر رہا تھا۔ کہا کہ اس نے بلگیریا اور رومانیہ کے درمیان جو پیکٹ قرار پایا۔ اس کے متعلق دیدہ دانستہ لفظ "اتحاد" کا استعمال کیا تھا۔ اُس نے کہا۔ کہ بلگیریا نے یوگوسلاویہ۔ البانیہ اور رومانیہ کے ساتھ جو معاہدات کئے ہیں یا جو وہ دوسرے ممالک کے ساتھ معاہدات کرنا چاہتی ہے۔ وہ معمولی معاہدات نہیں ہیں۔ بلکہ اتحادی معاہدات ہیں۔ ہم ایک دوسرے کے اسی طرح اتحادی ہیں جس طرح ہم پہلے ہی سوویٹ یونین کے اتحادی ہیں (رائٹر)

حیدر آباد کی سرحد پر زبردست حملہ

حملہ آوروں نے ایک انگریز افسر کی لاش کو جلا دیا

حیدر آباد۔ ۱۸ جنوری۔ حیدر آباد کی ایک پولیس پارٹی جس میں دو انگریز سارجنٹ تھے۔ ایک پُل کی حفاظت کر رہی تھی۔ کیونکہ یہاں کمیونسٹوں کی طرف سے حملے کا اندیشہ تھا۔ اس کے بعد دو سو افراد پر مشتمل ایک گروہ نے جو بعض کے نزدیک کمیونسٹ تھے اور بعض کے نزدیک رضاکار۔ بندوقوں اور جو مختلف قسم کے ہتھیاروں سے مسلح تھا۔ پولیس پارٹی پر حملہ کر دیا۔ اگرچہ پولیس ہر طرف سے گھر گئی۔ تاہم وہ فائر کر کے حملہ آوروں کو بھگا دینے میں کامیاب ہو گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حملہ آوروں نے انگریز سارجنٹ مسٹر مارگن کو قتل کر کے اس کی لاش کو جلا دیا ہے۔ اگلے دن منگلا کے نزدیک تین چار جلی ہوئی لاشیں پائی گئیں۔ جن کی شناخت نہ ہو سکی حملہ آوروں نے کچھ غلہ بھی لوٹا۔ (اے۔پ)

کشمیر میں آزاد فوج کو بھاری نقصان اُٹھانا پڑا

حکومت ہند کا اعلان

جموں۔ ۱۹ جنوری۔ حکومت ہند کا اعلان مظہر ہے۔ کہ فوجی ہیئت میں بہت سے مسلح گھوڑ سواروں نے پیدل حملہ آوروں کی معیت میں کل رات چاند میں ہماری فوجی چوکیوں پر ہلکی مشین گنوں سے آتشباری کی۔ جسے ہمارے فوجی دستوں نے بہت جلد ناکام بنا دیا۔ اور دشمن کے ۳۰ آدمی وہیں ڈھیر ہو گئے۔ بہت سے زخمی بھی ہوئے۔ حملہ آور کچھ گھوڑے چھوڑ کر بھاگ گئے۔ یہ حملہ دشمن نے ہماری فوجی چوکیوں شمالی مغربی جانب سے شروع کیا جس میں اسے دو انچ دہانے کی مارٹر گنیں استعمال کیں۔ دوسرے محاذوں کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ اوری کے محاذ پر برفباری اور خرابی موسم کے باوجود ہمارے دستے برابر گشت لگاتے رہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ دریائے جہلم کے شمال میں حملہ آوروں کی مزید کمک پہنچ گئی ہے۔ پونچھ کے محاذ پر رائل انڈین ایئر فورس کے ہوائی جہاز گشتی دستوں کو برابر خوراک اور اسلحہ پہنچاتے رہے۔ نوشہرہ کے محاذ پر حملہ آور ہمارے ہراول دستوں پر آتشباری کرتے رہے مگر ہماری توپوں کی دندناہٹ نے انہیں بالکل خاموش کر دیا۔ کوٹلی میں بھی دشمن کے حملہ کو ناکام بنا دیا گیا (اے۔ا)

انڈونیشیا میں عارضی صلح کے فیصلہ کی تعمیل شروع ہو گئی

فریقین کے کمانڈروں کی طرف سے اپنی فوجوں کو جنگ بند کر دینے کا حکم

بٹاویہ۔ ۱۸ جنوری۔ ولندیزی فوج کے کمانڈر لفٹنٹ جنرل ایس ایچ سپور اور جمہوری فوج کے کمانڈر انچیف ڈاکٹر سودرمان نے آج عارضی صلح کے فیصلے کو جامہ عمل پہنانا شروع کر دیا۔ اس معاہدے پر کل دستخط ہوئے تھے۔ دونوں اصحاب نے ریڈیائی تقریر میں جاوا۔ سماٹرا اور مدورا کے محاذوں پر اپنی فوج کو جنگ بند کر دینے کے ابتدائی احکام دیئے۔

پاکستان حیدر آباد سے

مزید قرضہ لے گا

نئی دہلی ۱۸ جنوری۔ زر نقد کے بقایا کی رقم جس کی ادائیگی کے لئے حکومت ہند نے ریزرو بنک آف انڈیا کو ہدایت کر دی ہے۔ وصول کرنے کے علاوہ پاکستان حیدر آباد سے مزید قرضہ حاصل کریگا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پچھلے سال حیدر آباد نے پاکستان کو ۲۰ کروڑ روپیہ ادا کرنیکا وعدہ کیا تھا جن میں سے ۱۶ کروڑ منتقل کیا جا چکا ہے باقی ۴ کروڑ انڈین گورنمنٹ سے مشورہ کر کے دئے جانے تھے

جس میں اس امر کو تسلیم کیا گیا تھا۔ کہ حالات بہت نازک صورت اختیار کر چکے ہیں۔ چنانچہ دونوں ملکوں سے اپیل کی گئی تھی۔ کہ وہ حالات کو بہتر بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اور اس قسم کا کوئی بیان نہ دیں۔ جو بجائے حالات کو سلجھانے کے اور پیچیدہ بنانے کا موجب ثابت ہو۔ برطانوی نمائندے مسٹر نوئیل بیکر نے تجویز پیش کی کہ اس ہفتے کے آخر تک دونوں ملکوں کے نمائندوں کو موقع دیا جائے۔ کہ وہ صدر کونسل کی موجودگی میں باہمی مذاکرات کریں۔ اور اس طرح اگر کسی مفاہمت پر پہنچ جائیں تو کونسل کو اس سے اطلاع دیں یہ تجویز دونوں ملکوں نے تسلیم کر لی۔ چنانچہ اس کے بعد کل بروز اتوار تک سر محمد ظفر اللہ خاں اور مسٹر گوپال سوامی آئنگر کے درمیان دو ملاقاتیں ہو چکی ہیں اور یہ سلسلہ تا حال جاری ہے۔ (رائٹر)

سر محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر

از صفحہ

کہ انڈین یونین کی طرف سے کہا جاتا ہے۔ کہ ہندوستانی فوجیں کشمیر میں صرف امن و امان قائم کرنے گئی تھیں اگر یہ سچ ہے۔ تو پہلا کام جس کی ان سے توقع کی جا سکتی تھی۔ وہ یہی تھا۔ کہ وہ سکھوں اور دوسرے مسلح جتھوں کو جو وہاں اصل فساد اور قتل و غارت کا موجب بنے ہوئے تھے۔ پہلے نکال کر باہر کرتے۔ لیکن انہوں نے ایسا ہرگز نہیں کیا۔

بالآخر کشمیر کا صحیح حل پیش کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ ہمارا مطالبہ یہ ہے۔ کہ وہ لوگ جو غیر قانونی طور پر کشمیر میں داخل ہو گئے ہیں۔ انہیں نکال کر باہر کیا جائے۔ جن میں ہندوستانی فوجیں بھی شامل ہیں۔ خواہ مشترکہ نظام کے ذریعے یا جمعیت اقوام کی افواج کے ذریعے لڑائی بند کرا دی جائے اور حالات کو اعتدال پر لایا جائے۔ اور باشندگانِ کشمیر کو ہر قسم کے بیرونی دباؤ سے محفوظ کر دیا جائے۔ جو فیصلہ وہ کریں گے ہمیں منظور ہو گا۔

آپ کی تقریر کے بعد بلجیم کے نمائندے نے جو کونسل کے صدر بھی ہیں۔ ایک قرارداد پیش کی